

نماز کی کیفیت جاننے سے پہلے یہ یاد رہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي“ اسی طرح نماز پڑھو جیسا کہ مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔ (بخاری: ۵۶۶۲، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) (صحیح الجامع: ۸۹۳)

نیت

نیت نماز کی شرط اول ہے اسکی جگہ صرف دل ہے نیت کے الفاظ زبان سے ادا کرنا بدعت ہے۔ ابن تیمیہ، ابن القیم ابن العابدین، ملا علی قاری، ابن ہمام، ملا علی قاری نے بھی بدعت کہا ہے (فتاویٰ الحدیث: ص ۲۰۸) روضۃ الطالبین کے حوالہ سے صفۃ الصلاۃ میں علامۃ البانی نے نیت پر ایک مفید بات بیان کی ہے نماز پڑھنے والا شخص نماز اور اسکے اوصاف کو ذہن میں رکھے مثلاً یہ نماز ظہر کی فرض نماز ہے۔

نماز کے فرائض کی تین قسمیں ہیں:

۱- ارکان ۲- واجبات ۳- شروط۔

رکن: ایسی چیز ہے کہ واجب التعمیل کام اسکے بغیر مکمل نہ ہو اور رکن کے نہ ہونے سے شریعت میں اس کام کا کوئی اعتبار نہ ہو۔ (کشف الاسرار للبخاری: ۳/۳۴۴)

جیسے: قیام، رکوع، سجدہ، اعتدال اور آخری تشہد وغیرہ

واجب: ایسا کام جسے شارع ﷺ نے بالجزم طلب کیا ہو اس حیثیت سے کہ اس کے کرنے والے کو ثواب دیا جائے اور اس کے چھوڑنے والے کو سزا دی جائے۔ (الاحکام للامدی: جز ۱: ص ۱۹)

مثلاً: نماز کا پڑھنا واجب ہے اور نماز کے اندر سلام اور تشہد وغیرہ۔

شرط: جس کے انقضاء سے حکم کا انقضاء لازم ہو جبکہ اسکے وجود سے حکم کا وجود لازم نہ ہو۔ (الاحکام للامدی ج ۱: ۱۲۱)

جیسے وضوء یا نیت وغیرہ۔ کہ نماز کا حکم دیا گیا ہے اور نماز کے لئے وضو شرط ہے اب اگر کوئی وضو ہی نہ کرے تو نماز ہی نہ ہوگی۔ لیکن اگر کوئی وضو کرتا ہے تو نماز کا پڑھنا لازم نہیں۔ یہی شرط کہلاتا ہے۔

۱- قیام

۱- قیام نماز کا ایک رکن ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ

(البقرہ: ۲۳۸)

نمازوں کی حفاظت کرو، بالخصوص درمیان والی نماز کی اور اللہ تعالیٰ کے لئے باادب کھڑے رہا کرو۔

۲- جو شخص قیام پر قدرت رکھے اس کے لئے قیام فرض ہے، اور کسی عذر کی بناء پر اس میں رخصت ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ كَانَتْ بِي بَوَاسِيرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ عَنْ الصَّلَاةِ

فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا

فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بواسیر کی بیماری تھی میں نے نبی ﷺ سے نماز کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھو اگر تم اس کی

قدرت نہ رکھو تو بیٹھ کر نماز ادا کرو اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر نماز ادا کرو۔

(بخاری: ۱۱۷۷)

۳۔ نماز میں اپنی نگاہ کو سجدہ کی جگہ پر رکھے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ : الْكَعْبَةَ

مَا خَلَفَ بَصْرُهُ مَوْضِعَ سُجُودِهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے آپ کی نگاہ سجدہ کی جگہ سے نہیں ہٹی یہاں تک کہ آپ (نماز) سے باہر نکل گئے۔
(ابن خزیمہ: ۲۹۹۱، سنن البیہقی الکبری: ۹۷۴۳، المسند رک للحاکم: ۱۷۹۷) اسے امام البانی نے صحیح کہا ہے (الارواء ج ۲ ص ۷۳)

۲۔ استقبال قبلہ

۱۔ مسجد حرام کی طرف چہرہ کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ

فَلْنُوَلِّينَكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ

ہم آپ کے چہرے کو بار بار آسمان کی طرف اٹھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں، اب ہم آپ کو اس قبلہ کی جانب متوجہ کریں گے جس سے آپ خوش ہو جائیں، آپ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں اور آپ جہاں کہیں ہوں اپنا منہ اسی طرف پھیرا کریں۔
(البقرہ: ۱۴۴)

۲۔ کعبہ کی طرف متوجہ ہونا

عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ

لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ

صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا

وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُوجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ

فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى :

((قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلْنُوَلِّينَكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا))

فَوُجَّهْ نَحْوَ الْكَعْبَةِ ...

براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ آئے تو آپ نے سولہ یا سترہ مہینہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی اور آپ چاہتے تھے کہ کعبہ کی طرف متوجہ ہو کر نماز ادا کریں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

((قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلْنُوَلِّينَكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا))

ہم آپ کے چہرے کو بار بار آسمان کی طرف اٹھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں، اب ہم آپ کو اس قبلہ کی جانب پھیر دیں گے جس سے آپ خوش ہو جائیں۔ تو آپ نے اپنا چہرہ کعبہ کی طرف پھیر لیا۔-----
(بخاری: ۷۲۵۲، مسلم: ۵۲۵ اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔)

۳۔ تکبیر کا بیان

((وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ))

(المذثر ۴: ۳۰)

اور اپنے رب کی ہی بڑائی بیان کر۔

۱۔ قیام اور استقبال قبلہ کے بعد تکبیر تحریمہ کہا جائے

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ

ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قبلہ کی طرف اپنا چہرہ کرتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور ”اللہ اکبر“ کہتے۔
(ابن ماجہ: ۷۹۵) اسے امام البانی نے صحیح کہا ہے (صحیح ابن ماجہ: ۶۵۴)

۲۔ تکبیرات کیا کیا ہیں؟ اور ”اللہ اکبر“ کب کب کہا جائے؟

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

إِنَّهُ لَا تَبِمُ صَلَاةٍ لِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ حَتَّى يَتَوَضَّأَ

فَيَضَعُ الْوُضُوءَ - يَعْنِي - مَوَاضِعَهُ ثُمَّ يَكْبُرُ

وَيَحْمَدُ اللَّهَ جَلَّ وَعَزَّ وَيُثْنِي عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ بِمَا تيسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ

ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ

ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا

ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ

ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا

ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ

ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَكْبُرُ فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ

کسی بھی شخص کی نماز مکمل نہیں ہوگی جب تک کہ وہ وضو نہ کر لے، تو چاہیے کہ وہ وضو اچھی طرح کرے پھر تکبیر کہے اور اللہ عزوجل کی تعریف کرے اور اس کی ثناء بیان کرے اور اسے قرآن میں سے جو کچھ آسان لگے اسے پڑھے پھر اللہ اکبر کہے پھر رکوع کرے یہاں تک کہ اس کے جوڑ مطمئن ہو جائیں پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہے یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جائے پھر اللہ اکبر کہے پھر سجدہ کرے یہاں تک کہ اس کے جوڑ مطمئن ہو جائیں پھر اللہ اکبر کہے اور اپنا سر اٹھائے یہاں تک کہ بالکل سیدھا ہو جائے پھر اللہ اکبر کہے اور سجدہ کرے یہاں تک کہ اس کے جوڑ مطمئن ہو جائیں پھر اپنا سر اٹھائے اور تکبیر کہے پس جب وہ اسے کر لے تو اس کی نماز پوری ہوگئی۔
(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، حاکم، راوی: زفاعة بن رافع رضی اللہ عنہ۔ امام البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ (صحیح الجامع الصغیر: ۲۲۲۰)

۴۔ رفع الیدین

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ

كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ
وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ
وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ
وَرَفَعَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ

نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب بھی نماز میں داخل ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع کرتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب سمع اللہ لمن حمد کہتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے، اسے ابن عمر نے نبی ﷺ کی طرف منسوب کیا ہے۔

(بخاری: ۷۳۹)

(الف) رفع یدین میں دونوں ہاتھ یوں اٹھائے جائیں کہ کندھوں کے برابر آجائیں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ
وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ أَيْضًا
وَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ
وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے اور جب اپنے سر کو رکوع سے اٹھاتے تو ان دونوں کو اسی طرح اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمد کہتے اور آپ ایسا سجدے میں نہیں کرتے۔

(بخاری: ۷۳۵، اور اسی طرح مسلم میں ہے: ۳۹۰)

(ب) کانوں کی لو کے برابر

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ
وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ
وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ

مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تکبیر کہتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ ان دونوں کو اپنے کانوں کے برابر کر لیتے اور جب رکوع کرتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ ان دونوں کو اپنے کانوں کے برابر کر لیتے اور جب اپنے سر کو اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمد کہتے اور پھر اسی طرح کرتے۔

(مسلم: ۳۹۱)

۵- قیام میں ہاتھوں کو رکھنے کا بیان

۱- بائیں ہاتھ پر داہنے ہاتھ کو رکھنا

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ

كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ

أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ نماز میں داہنے ہاتھ کو اپنے بائیں بازو پر رکھیں۔

(بخاری: ۴۷۰)

۲- داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑنا

عَنْ وَائِلٍ قَالَ

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ قَائِمًا فِي الصَّلَاةِ قَبَضَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ

وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑتے۔

(نسائی: ۸۷۷) امام البانی نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

۳- ہاتھ کو اپنے بازو کے بیچ میں رکھ کر سینے پر رکھا جائے

عَنْ عَلِيٍّ "فَصَلَ لِلرَّبِّكَ وَانْحَرْ"

وَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى وَسْطِ سَاعِدِهِ عَلَى صَدْرِهِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (فَصَلَ لِلرَّبِّكَ وَانْحَرْ) کی تفسیر میں فرمایا: کہ اپنے داہنے ہاتھ کو اپنے بازو کے بیچ میں رکھ کر سینے پر رکھا جائے۔

(سنن البیہقی الکبریٰ: ۲۳۶۸)

۴- ہاتھوں کو سینے پر رکھنا

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى صَدْرِهِ

وائل بن حجر بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے اپنے داہنے ہاتھ کو اپنے بائیں ہاتھ پر رکھ کر اپنے سینے پر رکھا۔

(ابن خزیمہ: ۴۸۴)

امام البانی نے اس کی سند کو ضعیف کہا ہے اس لئے کہ راوی حدیث موئل (جو اسماعیل کے بیٹے ہیں) ضعیف ہیں اور حافظہ میں کمزور ہے لیکن یہ حدیث دوسرے طرق سے اسی معنی میں آنے کی وجہ سے صحیح ہے اور سینے پر ہاتھ باندھنے کی کئی

حدیثیں ہیں جو اس کی شواہد میں سے ہیں۔ (صحیح ابن خزیمہ: ۴۷۹)

عَنْ طَاوُسٍ قَالَ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى

ثُمَّ يَشُدُّ بَيْنَهُمَا عَلَى صَدْرِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ

طاووس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے داہنے ہاتھ کو اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا پھر ان دونوں کو اپنے سینے پر باندھا اس حال میں کہ وہ نماز میں تھے۔

(ابوداؤد: ۶۲۸) امام البانی نے صحیح کہا ہے۔ صحیح ابی داؤد: ۶۸۷

عَنْ هُلُبِّ الطَّائِي قَالَ

رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ

وَرَأَيْتُهُ قَالَ يَضَعُ هَذِهِ عَلَى صَدْرِهِ

وَصَفَّ يَحْيَى الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَوْقَ الْمِفْصَلِ

حلب الطائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے دائیں اور اپنے بائیں پھرتے تھے (یعنی سلام پھیرتے تھے) اور میں نے آپ کو دیکھا اور کہا کہ اپنے سینے پر اسے رکھا اور بیکہ نے صفت بیان کی کہ داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے جوڑ پر رکھا۔

(مسند احمد: ۲۰۹۶۱)

۶۔ نماز شروع کرتے وقت کی دعائیں

۱۔ اللہم باعد بینی۔۔۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً

قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ هُنِيَّةٌ

فَقُلْتُ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ

قَالَ : أَقُولُ

اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ

كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

اللَّهُمَّ تَقْنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنْقِي الثَّوْبُ اللَّابِئِصُ مِنَ الدَّنَسِ

اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر اور قرات کے درمیان خاموش رہتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں "میرا خیال ہے انھوں نے کہا: کچھ دیر خاموش رہتے تھے۔" تو میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں جب آپ تکبیر اور قرات کے درمیان خاموش رہتے ہیں تو آپ کیا کہتے ہو۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: میں کہتا ہوں:

اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ تَقْنِي مِنَ الْخَطَايَا

كَمَا يُنْقِي الثَّوْبُ اللَّابِئِصُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اسی طرح دوری کر دے جیسا کہ تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری کی ہے، اے اللہ! تو مجھے گناہوں سے پاک کر دے جیسا کہ سفید کپڑا گندگیوں سے پاک کیا جاتا ہے، اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی، اوالے اور برف سے دھل دے۔

(بخاری: ۷۴۴، مسلم: ۵۹۸ الفاظ یہی ہیں)

۲۔ سبحانک اللہم۔۔۔۔۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ :

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو کہتے:

”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ .“

اے اللہ! تو پاک ہے اور تمام تعریف تیرے لئے ہے اور تیرا نام بڑا بابرکت ہے، تو بڑا بلند ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔
(ابوداؤد: ۶۵۹) امام البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ (صحیح الجامع: ۳۶۷)

عَنْ عَبْدِ

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَجْهَرُ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ

يَقُولُ : سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

عبدہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کلمات کو بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ .

اے اللہ! تو پاک ہے اور تمام تعریف تیرے لئے ہے اور تیرا نام بڑا بابرکت ہے، تو بڑا بلند ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔
(مسلم: ۲۹۹) شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ (الارواء: ج ۲ ص ۴۸)

۷۔ اعوذ باللہ اور بسم اللہ کہنا

۱۔ قرات سے پہلے اعوذ باللہ کہنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ .

جب تم قرآن پڑھو تو شیطان مردود سے پناہ چاہو۔

(النحل: ۱۰۶)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُولُ :

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثَلَاثًا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثَلَاثًا

أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمَزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ

ثُمَّ يَقْرَأُ

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات میں نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر کہتے

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

اے اللہ! تو پاک ہے اور تمام تعریف تیرے لئے ہے اور تیرا نام بڑا بابرکت ہے، تو بڑا بلند ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، پھر کہتے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

(نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے) تین مرتبہ پھر تین مرتبہ

اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا

(اللہ سب سے بڑا ہے) کہتے پھر

”أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مَنْ هَمَزَهُ وَنَفَخَهُ وَنَفَثَهُ“

”میں شیطان مردود کے وسوسوں، اس کے کبر و غرور اور اس کے اشعار و جادو بیانی سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں جو کہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔“

پھر قرات شروع کرتے۔

(ابوداؤد: ۶۵۸، ترمذی: ۲۲۵، مسند احمد: ۱۱۰۴، دارمی: ۱۲۱۱) امام البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ (صحیح ابی داؤد: ۷۰۱)

۲۔ بِسْمِ اللّٰهِ کہنا

عَنْ أَنَسٍ قَالَ

صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، اور ابوبکر، عمر، اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی لیکن ان میں سے کسی سے بھی میں نے بسم اللہ کو جہری طور پر پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

(مسند احمد: ۱۲۳۸۰) شعب اللاروط نے کہا: اس کی سند صحیح ہے اور شیخین کی شرط پر ہے (مسند احمد: ۱۲۸۶۸)

۳۔ بِسْمِ اللّٰهِ زور سے نہ پڑھا جائے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ

صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، اور ابوبکر، عمر، اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے ان میں سے کسی سے نہیں سنا کہ بسم اللہ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ زور سے پڑھتے ہوں۔

(نسائی: ۸۹۷) امام البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ (صحیح النسائی: ۹۰۷)

۴۔ سورہ فاتحہ کے بعد بسم اللہ پڑھا جائے گا لیکن بلند آواز سے نہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ

فَكَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

لَا يَذْكُرُونَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فِي أَوَّلِ قِرَاءَةٍ وَلَا فِي آخِرِهَا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، اور ابوبکر، عمر، اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی یہ تمام حضرات شروع

میں ((الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)) پڑھتے تھے تو ((بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)) نہ شروع میں پڑھتے نہ ہی آخر میں۔ (مسلم: ۳۹۹)

عَنْ أَنَسٍ قَالَ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ لَا يَقْرَأُ وَلَا يَعْني لَا يَجْهَرُونَ
انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نہیں پڑھتے تھے یعنی زور سے نہیں پڑھتے تھے۔
(مسند احمد: ۱۲۷۸۲) تعلق شعیب الارطوط: یہ حدیث صحیح ہے اور یہ سند بھی مضبوط ہے۔ (مسند احمد: ۱۳۲۸۲)

۸- سورہ فاتحہ پڑھنے اور آمین کہنے کا بیان

۱- ہر نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اس شخص کی نماز ہی نہیں جس نے سورہ فاتحہ نہ پڑھی ہو۔
(بخاری ۱۳، مسلم: ۵۹۵) راوی: عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ۔

۲- امام کے پیچھے سری طور پر قرات کرنا

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ
فَقِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّا نَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ فَقَالَ اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ ...

جس نے نماز پڑھی اور اس میں قرآن کی ماں (سورہ فاتحہ) کو نہیں پڑھا، تو اس کی نماز خداج ہے یعنی نامکمل ہے تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ ہم تو نماز میں امام کے پیچھے ہوتے ہیں انھوں نے کہا اسے اپنے نفس میں پڑھ لو۔۔۔۔۔
(مسلم: ۵۹۸) راوی: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔

۳- امام کے پیچھے جہری نمازوں میں قرات کرنا

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ

كُنَّا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ
فَقَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَثَقُلْتُ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ
فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ
قُلْنَا نَعَمْ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

قَالَ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے فجر کی نماز میں تھے پس اللہ کے رسول ﷺ نے قرات کی تو آپ پر قرات کرنا بھاری پڑ گیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: شاید کہ تم لوگ اپنے امام کے پیچھے پڑتے ہو، ہم نے کہا ہاں ایسا ہی ہے اللہ کے رسول ﷺ! نے فرمایا: تم سورہ فاتحہ کے سوا اور کچھ

نہ پڑھو، اس لئے کہ جو شخص اسے نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں۔
(ابوداؤد: ۷۰۱) امام البانی نے اسے صحیح کہا ہے (مشکوٰۃ: ۸۵۴)

۹۔ آمین

۱۔ آمین بلند آواز سے کہنا

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (إِذَا قَرَأَ ((وَلَا الضَّالِّينَ)) قَالَ آمِينَ وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ ((وَلَا الضَّالِّينَ)) کہتے تو آمین کہتے اور اس پر اپنی آواز کو بلند کرتے۔
(ابوداؤد: ۷۹۷) امام البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ (صحیح ابی داؤد: ۸۲۳)

۲۔ امام آمین بلند آواز سے کہے

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ

فَجَهَرَ بِآمِينَ وَسَلَّمٍ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ خَدِّهِ

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے آمین کہا اور اپنے دائیں جانب اور بائیں جانب سلام پھیرا یہاں تک کہ میں نے آپ کے گال کی سفیدی کو دیکھ لیا۔
(ابوداؤد: ۸۹۷) امام البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ (صحیح ابی داؤد: ۸۲۵)

۳۔ مقتدی جہری نمازوں میں امام کے بعد آمین کہے گا:

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمَّنُوا فَإِنَّهُ مَن وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ

غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

جب امام آمین کہے تو آمین کہو کیونکہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے سے موافقت کر جائے گا اس کے تمام پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔
(بخاری: ۷۸۰، مسلم: ۴۱۰) راوی: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قُلْتُ لَهُ

أَكَانَ بَنُ الزُّبَيْرِ يُؤْمِنُ عَلَى إِثْرِ أُمِّ الْقُرْآنِ؟ قَالَ نَعَمْ

وَيُؤْمِنُ مَنْ وَرَائِهِ حَتَّى أَنْ لِلْمَسْجِدِ لِلْجَنَّةِ

عبدالرزاق ابن جریج سے روایت کرتے ہیں وہ عطاء سے، کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ کیا ابن زبیر رضی اللہ عنہ ام القرآن پڑھنے کے بعد آمین کہتے تھے؟ تو عطاء نے کہا: ہاں! اور وہ بھی آمین کہتے تھے جو ان کے پیچھے ہوتے تھے یہاں تک کہ مسجد گونج اٹھتی تھی۔

(مصنف عبدالرزاق: ۲۶۲۰) اسے امام بخاری نے "کتاب صفۃ الصلاۃ: ۲۹-۳۰ باب جہر الامام بالتائین" میں تعلیقاً روایت کیا ہے۔ تمام المیوس ۱۷۸-الضعیفہ ج ۲ ص ۳۶۸-۳۶۹ اور اسے امام البانی نے صحیح کہا ہے۔

۱۰۔ سورہ فاتحہ کے بعد قرات کا بیان

۱- سورہ فاتحہ کے بعد قرات کرنا

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِذَا قُمْتَ فَتَوَجَّهْتَ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ
ثُمَّ اقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَبِمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَقْرَأَ ...
جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو قبلہ کی طرف اپنا رخ کرو اور تکبیر کہو پھر ام القرآن (سورہ فاتحہ) پڑھو اور جو اللہ چاہے وہ پڑھو۔
(مسند احمد، ابن حبان، رفاعہ بن رافع، القرظی رضی اللہ عنہ (حسن) صحیح الجامع: ۳۳۳)

۲- سورہ فاتحہ کے بعد قرات کرنا فرض نہیں

عن أبي هريرة رضي الله عنه يقول

في كل صلاة يُقرأ

فَمَا أَسْمَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَسْمَعْنَاكُمْ

وَمَا أَخْفَى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ .

وإن لم تزد على أم القرآن أجزأت

وإن زدت فهو خير

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ ہر نماز میں قرات کی جائے تو جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو سنایا ہم تم کو سناتے ہیں اور جو کچھ ہم سے پوشیدہ رکھا ہم تم سے چھپا کر رکھتے ہیں اور اگر تم ام القرآن سے زیادہ نہ کرو تو تم کو کافی ہوگا اور اگر تم زیادہ کرو تو وہ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔
(بخاری: ۳۰۷، مسلم: ۶۰۱)

۳- قرات کرنے کا طریقہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً.

(سورہ المزمل ۷۳: ۴)

قرآن بھہر بھہر کر پڑھا کرو۔

۴- قرآن کو خوبصورت آواز میں پڑھا جائے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ

قرآن کو اپنی آوازوں سے مزین کرو۔

اسے بخاری نے تعلیقاً روایت کیا ہے: کتاب التوحید: ۵۲: راوی براء بن عازب رضی اللہ عنہ، باب: اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان کہ جو شخص قرآن میں ماہر ہوگا وہ لکھنے والے بزرگ پاکباز فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔
(مسند احمد، دارمی نسائی ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم) راوی: براء بن عازب رضی اللہ عنہ (ابونصر الصخری نے الابانہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا ہے۔ دارقطنی نے الافراد میں ابن عباس سے ذکر کیا ہے (الحلیہ لابن نعیم: عاشر رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا ہے۔ (صحیح) صحیح الجامع: ۳۵۸۰ شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

۵- فجر کی نماز میں جہری قرات کرنا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ
صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ ﷺ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ
حَتَّى جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَهَارُونَ أَوْ ذِكْرُ عِيسَى
- مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ يَشْكُ أَوْ اخْتَلَفُوا عَلَيْهِ -
أَخَذَتِ النَّبِيَّ ﷺ سَعْلَةً فَرَكَعَ
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ ذَلِكَ

عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم کو نبی ﷺ نے مکہ میں صبح کی نماز پڑھائی آپ نے سورہ مؤمنین پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ موسیٰ اور ہارون یا عیسیٰ کا ذکر آیا (یہاں محمد بن عباد کو شک ہے یا راویوں نے اس میں اختلاف کیا ہے) کہ نبی کو چھینک آئی تو آپ ﷺ نے رکوع کیا۔ اور عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ اس وقت حاضر تھے۔

(مسلم: ۴۵۵)

۶۔ ظہر اور عصر کی نماز میں سری قرات کرنا

عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ
قُلْنَا لِحَبَّابٍ : أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ .
قُلْنَا : بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذَاكَ ؟ قَالَ : بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ

ابی معمر بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حباب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا ظہر اور عصر میں رسول اللہ ﷺ قرات کرتے تھے تو انہوں نے کہا ہاں! ہم نے کہا تم لوگوں کو معلوم کیسے ہوتا تھا؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی داڑھی کے ہلنے کے ذریعہ سے۔

(بخاری: ۷۴۶)

۷۔ مغرب کی نماز میں جہری قرات کی جائے گی

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ
جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَانُ كَرْتِے هِیْ مِیْن نَبِیِّ ﷺ كُوْمَغْرِبِ مِیْن سُوْرَةِ طُوْرِ كِتْلَاوْتِ كَرْتِے هُوَئِ سَنَا۔

(بخاری: ۷۶۵، مسلم: ۴۶۳)

۸۔ عشاء کی نماز میں جہری قرات کی جائے گی

عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ وَالتَّيْنِ وَالزَّيْتُونِ فِي الْعِشَاءِ
وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ أَوْ قِرَاءَةً

براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو عشاء کی نماز میں والتین و الزيتون کی قرات کرتے ہوئے سنا۔ اور میں نے کسی کو آپ سے اچھی آواز والا یا اچھی قرات والا نہیں پایا۔

(بخاری: ۷۶۹، مسلم: ۴۶۴)

۱۱- رکوع، قومہ، سجدہ اور جلسہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا

(سورہ الحج: ۷۷)

اسے ایمان والو! تم رکوع کرو اور سجدہ کرو۔

۱- رکوع میں گھٹنے کو پکڑا جائے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو جدا جدا رکھا جائے

عن عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ قَالَ

اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ

فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ

فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا

وَوَثَرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ

عباس بن سہل بن سعد بیان کرتے ہیں ابو حمید اور ابواسید، اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم اکٹھا ہوئے اور ان لوگوں نے آپس میں نبی ﷺ کی نماز کا طریقہ بیان کیا تو ابو حمید رضی اللہ عنہ نے کہا میں تم میں نبی ﷺ کی نماز کو سب سے زیادہ جاننے والا ہوں (اور انھوں نے نماز کا طریقہ بیان کیا، اور کہا) رسول اللہ ﷺ نے رکوع کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھا گویا کہ آپ ان دونوں کو پکڑے ہوئے تھے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو الگ کیا اور ان دونوں کو اپنے دونوں پہلوؤں سے دور کیا۔ (امام البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ صحیح ابی داؤد: ۶۷۳)

۲- رکوع میں اپنی پیٹھ اور سر کو برابر رکھنا

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

لَا تُجْزِي صَلَاةَ الرَّجُلِ حَتَّى يُقِيمَ ظَهْرَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

: آدمی کی نماز کافی نہیں ہوگی جب تک کہ وہ اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجدے میں برابر کر لے۔

(ابوداؤد، ترمذی، ابوسعود رضی اللہ عنہ) (صحیح) صحیح الجامع: ۷۲۳۴

عن وَابِصَةَ بْنِ مَعْبُدٍ يَقُولُ

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي

فَكَانَ إِذَا رَكَعَ سَوَّى ظَهْرَهُ حَتَّى لَوْ صُبَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ لَا سْتَقَرَّ

وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو جب آپ رکوع کرتے تو اپنی پیٹھ برابر کر لیتے یہاں تک کہ اگر اس پر پانی گرایا جاتا تو وہ بھی ٹھہر جاتا۔

(ابن ماجہ: ۸۶۲) امام البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ صحیح الجامع: ۷۷۳۳

۳- رکوع میں پیٹھ کو پھیلا نا

اللہ کے رسول نے فرمایا:

... إِذَا رَكَعْتَ فَضَعْ رَا حَتِيَّكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ ...

.... جب تم رکوع کرو تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ لو اور اپنی پیٹھ کو پھیلا لو۔

امام البانی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔ (صحیح ابی داؤد: ۷۶۵) رفاعہ بن رافع الطویل رضی اللہ عنہ

۴- رکوع، قومہ سجدہ اور جلسہ میں برابر کی مقدار رکھنا

عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ ﷺ وَسُجُودُهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کا رکوع، سجدہ اور رکوع سے اٹھنا اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا وقت تقریباً برابر ہوتا تھا۔

(بخاری: ۸۰۱، مسلم: ۴۷۱)

۵- قومہ لمبا کرنا

عَنْ ثَابِتٍ قَالَ

كَانَ أَنَسُ يَنْعَتُ لَنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ

فَكَانَ يُصَلِّي وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى نَقُولَ قَدْ نَسِيَ

ثابت بیان کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے ہمارے لئے نبی ﷺ کے نماز کی صفت بیان کی تو جب آپ نماز پڑھتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو کھڑے رہتے

یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ بھول گئے۔

(بخاری: ۸۰۰، مسلم: ۴۷۲)

۶- رکوع اور سجدے کی سب سے کم مقدار کیا ہونی چاہئے

عَنْ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عَمِّهِ قَالَ

رَمَقْتُ النَّبِيَّ فِي صَلَاتِهِ

فَكَانَ يَتَمَكَّنُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ قَدْرَ مَا يَقُولُ

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا

سعدي اپنے والد سے یا اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی نماز کو غور سے دیکھا آپ اپنے رکوع اور سجدے میں ”سبحان اللہ و بحمدہ“ کو تین مرتبہ کہنے کے

بقدر ٹھہرا کرتے تھے۔

شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح ابی داؤد: ۷۸۷)

۷- سجدے میں جاتے وقت دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھا جائے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَلَا يَبْرُكْ بَرُوكَ الْبَعِيرِ

جب کوئی شخص سجدہ کرے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں گھٹنوں سے پہلے رکھے اور اونٹ کے بیٹھے کی طرح نہ بیٹھے۔
(ابوداؤد، نسائی، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) امام البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ صحیح الجامع: ۵۹۵۔ (الارواء: ج ۲ ص ۷۹)

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّهُ كَانَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ
وَقَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ

نافع ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں گھٹنوں سے پہلے رکھا کرتے تھے۔ اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔
(ابن خزیمہ: ۶۱۷) اسے امام بخاری نے اپنی صحیح میں معلق روایت کیا ہے۔ کتاب صفۃ الصلاہ: ۴۴۔ (اس بات کا بیان کہ سجدہ میں تکبیر کہتے ہوئے جائے) امام البانی نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔ صحیح ابن خزیمہ: ۶۱۷

۸۔ سجدے کے اعضاء

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَغْطِمٍ
عَلَى الْجَبْهَةِ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ
وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ
وَلَا نَكُفُّتِ الشَّيْبَابَ وَالشَّعْرَ

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں - پیشانی پر، اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنی ناک پر اشارہ کیا۔ اور دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں قدموں کے کناروں پر سجدہ کروں، اور ہم کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹیں۔
(بخاری: ۸۱۳، مسلم: ۴۹۰، ابن عباس رضی اللہ عنہ)

۹۔ اپنے چہرے اور ناک کو نماز میں نہ صاف کرے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ...
فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ وَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ
فَسَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ فِي الطِّينِ وَالْمَاءِ
حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي أُرْنَبَتِهِ وَجَبْهَتِهِ

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا۔۔۔ پھر بدلی آئی اور بارش ہوئی اور نماز قائم کی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے مٹی اور پانی میں سجدہ کیا یہاں تک کہ میں نے آپ کی ناک پر اور پیشانی پر مٹی کا نشان دیکھا۔
(بخاری: ۲۰۳۶، مسلم: ۱۱۶۷)

۱۰۔ سجدے میں دونوں ہتھیلیوں کا رکھنا اور کہنیوں کا اٹھانا

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ

جب تم سجدہ کرو تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو رکھو اور اپنی دونوں کہنیوں کو اٹھا لو۔
(مسلم: ۴۶۹، براء رضی اللہ عنہ)

۱۱- اپنے دونوں بازوؤں کو سجدے میں کتے کی طرح نہ بچھائے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَنْسُطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعِيَهُ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ

تم سجدے میں اعتدال کرو اور تم میں کا کوئی اپنے دونوں بازوؤں کو کتے کی طرح نہ پھیلائے۔

(بخاری: ۸۲۲، مسلم: ۴۹۳، انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

۱۲- اپنے ہاتھوں کو اپنے پہلو سے الگ رکھے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بَحِينَةَ

أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَجَ بَيْنَ يَدَيْهِ

حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ

عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان کشادگی کر لیتے یہاں تک کہ آپ کے بغلوں کی

سفیدی ظاہر ہوتی۔

(بخاری: ۳۹۰، مسلم: ۴۹۵)

۱۳- اپنے پیٹ کو زمین سے الگ رکھے

عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ

كَانَ النَّبِيُّ إِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بِهِمَّةٌ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ

میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تو اگر ایک بکری چاہتی کہ وہ آپ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان سے گزرے تو گزر جاتی۔

(مسلم: ۴۹۶، نسائی: ۱۰۹، ابوداؤد: ۷۶۳، ترمذی: ۷۶۳، صحیح ابی داؤد: ۷۹۵)

۱۴- سجدے میں اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر میں رکھا جائے

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ

أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ إِذَا سَجَدَ أَمَكَّنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ

وَنَحَى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ

ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تھے تو اپنی ناک اور اپنی پیشانی کو زمین پر ٹکا دیتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے الگ

رکھتے اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے کندھوں کے برابر رکھتے۔

(ترمذی: ۲۵۰، امام البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ الارواء: ج ۲ ص ۱۶)

۱۵- اپنی پیشانی کو اپنی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھا جائے

عَنْ أَبِيهِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ

حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ - وَصَفَ هَمَامٌ حَيَالُ أُذُنَيْهِ

ثُمَّ اتَّخَفَ بِثَوْبِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى
فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ
ثُمَّ رَفَعَهُمَا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ
فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللَّهَ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ
فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نماز میں داخل ہوئے تو آپ نے تکبیر کہی اپنے دونوں ہاتھ کو اٹھایا اور ہام راوی نے صفت بیان کی کہ اپنے کان کی لو تک۔ پھر اپنے کپڑے کو لپیٹا پھر اپنے دامنے ہاتھ کو اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا اور جب رکوع کرنا چاہا تو رکوع کیا اپنے دونوں ہاتھوں کو کپڑے سے نکالا پھر ان دونوں کو اٹھایا پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا اور جب سمع اللہ لمن حمد کہاتے بھی اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور جب سجدہ کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کیا۔

(مسلم: ۴۰۱)

۱۶۔ اپنی انگلیوں کے کناروں کو قبلہ کی طرف رکھے گا

قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ فِي وَصْفِ صَلَاةِ النَّبِيِّ
 فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا
 وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ

ابو حمید رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی نماز کی صفت بیان کرتے ہوئے کہا۔ جب آپ نے سجدہ کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اس طرح رکھا کہ نہ زیادہ بچھائے ہوئے تھے اور نہ زیادہ سمیٹے ہوئے اور اپنے دونوں پیروں کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف کیا۔

(بخاری: ۸۲۸) حافظ ابن حجر نے ولا قاضیہ میں کفریح میں کہا: کہ نہ ان دونوں کو ملا اور نہ ہی ان دونوں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھا۔ (فتح الباری)

۱۷۔ سجدے میں دونوں ایڑیوں کا ملانا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ لَيْلَةً مِنَ الْفَرَّاشِ فَالْتَمَسْتُهُ
فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ
وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أَحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ
أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: میں نے ایک رات نبی ﷺ کو بستر سے گم پایا تو میں نے آپ کو تلاش کیا تو میرا ہاتھ آپ کے تلوؤں پر گیا اور آپ مسجد میں تھے اور آپ کے دونوں پیر کھڑے تھے اور آپ ﷺ کہہ رہے تھے

اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ وَبِمَعْفَاتِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ

اے اللہ! میں تیری رضا مندی کی پناہ چاہتا ہوں تیرے غصے سے اور تیری عافیت کی پناہ میں آتا ہوں تیرے عذاب سے اور تیرے ذریعہ تجھ سے پناہ چاہتا ہوں میں تیری ثناء کو شمار نہیں کر سکتا تو ویسے ہی ہے جیسا کہ تو نے اپنے نفس کی ثناء بیان کی ہے۔

(مسلم: ۴۸۶)

اور ابن خزیمہ کی روایت میں ہے:

فَوَجَدْتُهُ سَاجِدًا رَاصًّا عَقَبِيهِ مُسْتَقْبِلًا بِأُطْرَافِ أَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ

تو میں نے آپ کو سجدے میں پایا کہ آپ کی دونوں ایڑیاں ملی ہوئی تھی اور پیروں کی انگلیاں قبلہ کی طرف تھیں۔

(ابن خزیمہ: ۶۵۴، ابن حبان، حاکم، بیہقی) امام البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

۱۸- دونوں سجدے کے درمیان بیٹھنے کی کیفیت

وَفِي حَدِيثِ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ: قَالَ

وَيَفْتَحُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ إِذَا سَجَدَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَيَرْفَعُ

وَيُثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا

ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الْآخِرَى مِثْلَ ذَلِكَ فَذَكَرَ الْحَدِيثُ

ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے انھوں نے کہا اور اپنے پیروں کی انگلیوں کو کھول لیتے جب سجدہ کرتے پھر اللہ اکبر کہتے اور اٹھتے اور اپنے بائیں پیر کو موڑ لیتے پھر اس پر بیٹھتے پھر دوسرے سجدے میں بھی ایسا ہی کرتے پھر بائیں حدیث بیان کی۔

(ابوداؤد: ۸۲۳، امام البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ صحیح ابی داؤد: ۸۵۰)

۱۲- رکوع، سجدے کی تسبیح اور قومہ کی دعا

۱- رکوع اور سجدے میں تسبیح پڑھنے اور رکوع سے قیام کے بعد دعا کے پڑھنے کا بیان

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ

صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ ...

(وفيه) ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ

فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ

ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ

ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ قِيَامِهِ

حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی۔۔۔ (اسی حدیث میں ہے) پھر آپ نے رکوع کیا اور سبحان ربی العظیم کہنے لگے اور آپ کا رکوع آپ کے قیام کے تقریباً برابر تھا پھر کہا ”سمع اللہ لمن حمد“ پھر بہت دیر تک کھڑے رہے تقریباً رکوع کے برابر پھر سجدہ کیا اور کہا سبحان ربی الاعلیٰ اور آپ کا سجدہ آپ کے قیام کے قریباً برابر تھا۔

اور جریر کی حدیث میں اتنی زیادتی ہے کہ آپ نے

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

کہا۔

(مسلم: ۷۷۲)

رکوع اور سجدے میں قرآن نہ پڑھیں
عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ
نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ عَنْ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ
وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے رکوع اور سجدے میں قرات کرنے سے منع کیا ہے اور میں یہ نہیں کہتا کہ تم لوگوں کو بھی منع کیا ہے۔
(مسلم: ۲۸۰)

۲۔ جب امام سمع اللہ من حمدہ کہے تو کیا کہا جائے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ
فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

جب امام سمع اللہ من حمدہ کہے تو اللہم ربنا لک الحمد کہو کیونکہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے سے موافقت کر گیا تو اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔
(بخاری: ۷۹۶، مسلم: ۲۰۹، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

”ربنا لک الحمد“ کے بعد کیا کہا جائے

عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ
سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ
مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی پیٹھ کو رکوع سے اٹھاتے تو
سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ
”اے اللہ ہمارے رب تمام تعریف تیرے لئے ہے میں تیری تعریف کرتا ہوں آسمان بھر کر زمین بھر کر اور اس کے بعد جو تو چاہے اتنا بھر کر“ کہتے۔
(مسلم: ۴۷۶)

۳۔ دونوں سجدوں کے درمیان کیا کہے

عَنْ حُذَيْفَةَ

أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي

حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان

رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي

”اے میرے رب میری مغفرت کر دے، اے میرے رب میری مغفرت کر دے“ کہا کرتے تھے۔

(ابن ماجہ: ۸۸۷، نسائی، ابوداؤد) امام البانی: صحیح (صحیح ابن ماجہ: ۷۳۱)

۱۳- جلسہ استراحت اور اس سے اٹھنے کا بیان

۱- جلسہ استراحت دوسری اور چوتھی رکعت سے اٹھنے سے پہلے ہوگا

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيُّ
أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ يُصَلِّي

فَإِذَا كَانَ فِي وَتَرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا

مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو جب آپ اپنی نماز کی طاق رکعتوں میں ہوتے تھے تو نہیں اٹھتے تھے یہاں تک کہ بالکل سیدھے بیٹھ جاتے۔ (بخاری: ۸۲۳)

۲- اٹھتے وقت زمین کا سہارا لینے کا بیان

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ

جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فَصَلَّى بِنَا فِي مَسْجِدِنَا هَذَا

فَقَالَ إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ

وَلَكِنْ أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ يُصَلِّي

قَالَ أَيُّوبُ فَقُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ وَكَيْفَ كَانَتْ صَلَاتُهُ

قَالَ مِثْلَ صَلَاةِ شَيْخِنَا هَذَا يَعْنِي عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ

قَالَ أَيُّوبُ وَكَانَ ذَلِكَ الشَّيْخُ يُتِمُّ التَّكْبِيرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ

عَنِ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَامَ

ابو قلابہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ آئے اور ہمیں ہماری اس مسجد میں نماز پڑھائی اور کہا میں تمہیں نماز پڑھاؤں گا اور میں نماز پڑھنے کا ارادہ نہیں کرتا لیکن میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ میں تمہیں نبی ﷺ کی نماز کی کیفیت دکھاؤں کہ آپ ﷺ کیسے نماز پڑھا کرتے تھے ایوب کہتے ہیں کہ میں نے ابو قلابہ سے پوچھا کہ ان کی نماز کیسی تھی؟ تو انھوں نے کہا کہ ہمارے اس شیخ یعنی عمرو بن سلمہ کی نماز کی طرح ایوب کہتے ہیں کہ اور وہ شیخ تکبیر مکمل کرتے تھے اور جب اپنے سر کو دوسرے سجدے سے اٹھاتے تو بیٹھتے اور زمین، کا سہارا لیتے پھر کھڑے ہوتے۔ (بخاری: ۸۲۳)

۳- زمین کا سہارا کس طریقہ سے لیا جائے؟

عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَمْرٍو

إِذَا قَامَ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ اعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ بِيَدَيْهِ،

فَقُلْتُ لَوْلَدِهِ وَلُجْلَسَاءِهِ: لَعَلَّهُ يَفْعَلُ هَذَا مِنَ الْكِبَرِ،

قَالُوا: لَا وَلَكِنْ هَذَا يَكُونُ .

ازرق بن قیس بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب وہ دو رکعت سے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں سے زمین کا سہارا لیتے تو میں نے ان کے لڑکے اور ان کے ساتھیوں سے کہا: شاید کہ یہ ایسا بڑھا پلے کی وجہ سے کرتے ہیں۔ ان لوگوں نے کہا: نہیں بلکہ ایسا ہی کیا جاتا ہے۔ (بیہقی: ۲۸۵۴) امام البانی نے کہا: اس کی سند بہترین ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ (تمام المذہب: ص ۲۰۰)

عَنِ الْأَزْرُقِ بْنِ قَيْسٍ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَعْجِنُ فِي الصَّلَاةِ :
يَعْتَمِدُ عَلَى يَدَيْهِ إِذَا قَامَ . فَقُلْتُ لَهُ : ؟
فَقَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَفْعَلُهُ .

ازرق بن قیس بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نماز میں آٹا گوندھنے کی طرح کرتے تھے، جب وہ کھڑے ہوتے اپنے ہاتھوں کو زمین پر ٹیک لیتے تھے۔ ان سے کہا گیا: (اعتراض کیا گیا)؟ تو انھوں نے کہا میں نے نبی ﷺ کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ابواسحاق نے اسے غریب الحدیث میں ذکر کیا ہے۔ (۱/۹۸/۵) امام البانی نے کہا: میں کہتا ہوں کہ اس کی سند حسن ہے (تمام المذہب: ص ۱۹۶)

۱۴۔ تشہد اور اس میں بیٹھنے کی کیفیت کا بیان

۱۔ تشہد میں اشارہ کیا جائے گا اور تہن (۵۳) کی گرہ اور دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى
وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى
وَعَقَدَ ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تشہد میں بیٹھے تو اپنے بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر اور اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں گھٹنے پر رکھتے اور تہن کی گرہ لگاتے اور تشہد کی انگلی سے اشارہ کرتے۔ (مسلم: ۵۸۰)

۲۔ دائیں ہاتھ کو ران پر، بائیں ہاتھ کو گھٹنے پر رکھنے قدم کو پنڈلی اور ران کے درمیان کرنے

دائیں قدم کو بچھا کر اشارہ کرنے کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ
جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرَى بَيْنَ فَخْذِهِ وَسَاقِهِ
وَفَرَشَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى
وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخْذِهِ الْيُمْنَى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھے تو اپنے بائیں قدم کو اپنی ران اور پنڈلی کے درمیان کر لیتے اور اپنے دائیں قدم کو بچھا لیتے اپنے دائیں ہاتھ کو اپنی دائیں ران پر رکھتے اور اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔ (مسلم: ۵۷۹)

۳۔ دونوں ہاتھوں کو دونوں رانوں پر رکھنا اور انگوٹھے کو بیچ والی انگلی پر رکھنا اور بائیں گھٹنے کو پکڑنا

اور سبابہ سے اشارہ کرنے کا بیان

عن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا قَعَدَ يَدْعُو

وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى

وَبِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ

وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى إصْبَعِهِ الْوُسْطَى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرَى رُكْبَتَهُ

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیٹھے تو دعا کرتے، اپنے داہنے ہاتھ کو داہنی ران پر رکھتے، اپنے بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر پھر اپنی شہادت والی انگلی سے اشارہ کرتے، اپنے انگوٹھے کو اپنی بیچ والی انگلی پر رکھتے اور اپنے بائیں ہتھیلی سے اپنے گھٹنے کو پکڑتے تھے۔ (مسلم: ۵۷۹) (تولہ: یلثم: یقبض کفہ علی رقبۃ - اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان: یلثم: کی تشریح: اپنی ہتھیلی سے اپنے گھٹنے کو پکڑنا)

۴۔ مکمل انگلی کو پکڑنا اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَاوِيِّ أَنَّهُ قَالَ

رَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ

فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي

فَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ

فَقُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ

قَالَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى

وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ

وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى

علی بن عبدالرحمن المعاوی کہتے ہیں کہ مجھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ میں نماز میں کنکری سے کھیل رہا تھا جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے روکا اور کہا ایسے ہی کرو جیسا کہ نبی ﷺ کرتے تھے میں نے کہا رسول اللہ ﷺ نماز میں کس طرح کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ نماز میں اپنے داہنے ہاتھ کو داہنی ران پر رکھتے اور اپنی ساری انگلیوں کو پکڑتے اور اپنے انگوٹھے کے بعد والی انگلی سے اشارہ کرتے اور بائیں ہتھیلی کو بائیں ران پر رکھتے۔ (مسلم: ۵۸۰)

۵۔ بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنانا اور سبابہ کو ہلانا اور ہمیشہ ہلاتے رہنا

عن وائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ

قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّي

فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ - فَوَصَفَ قَالَ : ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى

وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ وَرُكْبَتَهُ الْيُسْرَى

وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى

ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ وَحَلَّقَ حَلَقَةً

ثُمَّ رَفَعَ أَصْبُعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا

واکمل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو ضرور بضرور دیکھوں گا کہ آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں (پھر آپ نے نبی ﷺ کی نماز کی کیفیت بیان کی اور کہا: پھر بیٹھے اور اپنے بائیں پیر کو بچھایا اور اپنی تھیلی کو اپنی ران پر اور بائیں گھٹنے پر رکھا اور اپنی دہنی کبھی کو دہنی ران پر رکھا پھر اپنی انگلیوں میں سے دو کو پکڑا اور ایک حلقہ بنایا اور اپنی انگلی کو اٹھایا میں نے دیکھا کہ آپ دعا پڑھتے جا رہے تھے اور اسے حرکت دے رہے تھے۔ (نسائی: ۱۲۵۱) امام البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

۶۔ پہلے اور آخری تشهد میں بیٹھنے کا فرق

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ :

-وذكر حديث أبو حميد الساعدي وفيه-

فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى

وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْآخِرَى

وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ

محمد بن عمرو بن عطاء بیان کرتے ہیں کہ (انھوں نے ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث کا ذکر کیا اور اسی میں ہے) نبی ﷺ جب دو رکعتوں کے درمیان بیٹھے تو اپنے بائیں پیر پر بیٹھے اور دائیں پیر کو کھڑا رکھتے اور جب آخری رکعت میں بیٹھے تو اپنے بائیں قدم کو آگے کرتے اور دوسرے کو کھڑا رکھتے اور اپنی سرین کے بل بیٹھتے۔ (بخاری: ۸۲۸)

۱۵۔ التحیات

۱۔ تشهد کے صیغے

عن ابن مسعود قال

عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - وَكَفَى بَيْنَ كَفَيْهِ - التَّشَهُّدُ

كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ

وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا فَلَمَّا قُبِضَ قُلْنَا السَّلَامُ

-يَعْنِي - عَلَى النَّبِيِّ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے تشہد سکھایا جس طرح آپ ہمیں قرآن سکھاتے تھے اور میرا ہاتھ نبی ﷺ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا اور کہا:

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

(آداب، بندگیاں اور پاکیزہ نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اے پیغمبر! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں اور سلام ہو ہم پر اور اللہ کے تمام نیک و صالح بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔) اور اس وقت آپ ہمارے درمیان تھے لیکن جب آپ کی روح قبض کر لی گئی تو ہم نے السلام کہا یعنی علی النبی ﷺ۔

(بخاری: ۶۲۶۵)

اور امام احمد کی روایت میں ہے (۳۷۳۹)

(قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ) بحذف (یعنی)

ہم ”السلام علی النبی“ کہنے لگے۔ لفظ ”یعنی“ کا انہوں نے ذکر نہیں کیا ہے۔

شیب الانوط نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے اور شیخین کی شرط پر ہے۔

اس حدیث میں تشہد کی دعا بھی اوپر والی ہی دعا کی مانند ہے لیکن یہ حدیث میں لفظ ”یعنی“ نہیں ذکر ہے اسی لئے یہاں مکمل حدیث کو ہم نے نہیں ذکر کیا بلکہ ہمارا مقصد صرف اس بات کو ذکر کرنا ہے کہ محدثین احادیث کو بیان کرنے میں کتنا احتیاط کیا کرتے تھے کہ ایک لفظ کا معمولی سا بھی فرق ہوتا تو اسے بیان کر دیتے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (بْنِ مَسْعُودٍ)

كُنَّا نَصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ

وَلَكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہم السلام علی اللہ کہتے تھے اللہ کے نبی ﷺ نے کہا: یقیناً اللہ سلام ہے لیکن تم لوگ کہو

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

آداب، بندگیاں اور پاکیزہ نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اے پیغمبر! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں اور سلام ہو ہم پر اور اللہ کے تمام نیک و صالح بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

(بخاری: ۷۳۸۱، مسلم: ۴۰۲)

عَنْ عَطَاءٍ

أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ كَانُوا يُسَلِّمُونَ وَالنَّبِيُّ حَيٌّ

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
فَلَمَّا مَاتَ قَالُوا السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

عطاء بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی کے اصحاب سلام بھیجتے تھے جس وقت نبی ﷺ زندہ تھے کہ السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ، لیکن جب اللہ کے رسول ﷺ کا انتقال ہو گیا تو ان لوگوں نے کہا السلام علی النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ۔

(مصنف عبد الرزاق: ۳۰۷۵) فتح الباری: اور یہ سند جید ہے ج ۲ ص ۵۷۹: الاذان: التَّشَهُّدُ فِي الْآخِرَةِ

۲۔ تشہد کو آہستہ پڑھا جائے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُخْفِيَ التَّشَهُّدَ

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سنت میں سے یہ ہے کہ تشہد کو آہستہ پڑھا جائے۔

امام البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ صحیح ابی داود: ۸۷۰

۱۶۔ الصلوة علی النبی ﷺ

۱۔ جلسہ میں تشہد سے شروع کیا جائے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَأَنْصِتُوا

فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ ذِكْرِ أَحَدِكُمْ التَّشَهُّدَ

جب امام پڑھے تو چپ رہو، پس جب قعدہ میں بیٹھے تو تم میں سے ہر ایک تشہد سے شروع کرے۔

(ابن ماجہ: ۸۳۸: ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ) امام البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ صحیح ابن ماجہ: ۶۸۹

۲۔ درود کے صیغے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ لَقِيتُنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ

أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ

فَقُلْتُ بَلَى فَأَهْدِهَا لِي

فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ

فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ

قَالَ : قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

عبدالرحمن بن ابی لیلی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے تو انھوں نے کہا کیا میں تمہیں ایک ایسا ہدیہ پیش کروں جسے میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے۔ تو میں نے کہا کیوں نہیں! ضرور پیش کیجئے، تو انھوں نے مجھ سے کہا ہم نے اللہ کے رسول ﷺ سے سوال کیا: آپ کے اہل بیت پر درود کیسے بھیجا جائے کیونکہ اللہ نے ہم کو تو یہ سکھا دیا کہ آپ لوگوں پر ہم سلام کس طرح بھیجیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: کہو!

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

(اے اللہ تو درود و سلام نازل فرما محمد ﷺ پر اور ان کے آل پر جیسا کہ تو نے درود و سلام نازل کیا ابراہیم پر اور ان کے آل پر بلاشبہ تو لائق تعریف اور بزرگ ہے۔ اے اللہ تو برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور ان کے آل پر جیسا کہ تو نے برکت نازل کیا ابراہیم پر اور ان کے آل پر بلاشبہ تو لائق تعریف اور بزرگ ہے۔ (بخاری: ۳۳۷۰، مسلم: ۴۰۶۰)

۳۔ نبی ﷺ پر پہلے تشہد میں بھی درود بھیجا جائے

عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قُلْتُ لِعَائِشَةَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ

أُنَبِّئُنِي عَنْ وَتَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

فَقَالَتْ كُنَّا نَعُدُّ لَهُ سِوَاكَهَ وَطُهُورَهُ مِنَ اللَّيْلِ

فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ فِيمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ

فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ

فَيَدْعُو رَبَّهُ وَيُصَلِّي عَلَى نَبِيِّهِ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ

ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً يُسْمِعُنَا أَوْ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا

سعد بن ہشام کہتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا، اے ام المؤمنین رضی اللہ عنہا! آپ مجھے نبی ﷺ کی وتر نماز کے بارے میں بتلائیے کہتی ہیں کہ ہم آپ کے لئے آپ کا مسواک اور وضو کا پانی تیار کرتے تھے رات میں، تو جب اللہ آپ کو اٹھانا چاہتا آپ کو اٹھاتا آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے پھر نو رکعات پڑھتے اور ان میں نہیں بیٹھتے مگر آٹھویں رکعت کے بعد لہذا آپ اپنے رب سے دعا کرتے اور اس کے نبی پر درود بھیجتے پھر اٹھتے اور سلام نہیں پھیرتے پھر نویں رکعت پڑھتے پھر ایک سلام پھیرتے جو ہمیں سناتے یا سلام پھیرتے جو ہمیں سناتے۔

(مسند ابی عوانہ: ۲۰۶۰، تمام المذہب: ۲۲۳۰، صحیح)

۴۔ دوسری رکعت میں تشہد کے بعد کھڑا ہونا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُدَ

فِي وَسْطِ الصَّلَاةِ وَفِي آخِرِهَا فَكُنَّا نَحْفَظُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حِينَ أَخْبَرَنَا

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ إِيَّاهُ قَالَ فَكَانَ يَقُولُ

إِذَا جَلَسَ فِي وَسْطِ الصَّلَاةِ وَفِي آخِرِهَا عَلَى وَرِكَهِ الْيُسْرَى

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

قَالَ ثُمَّ إِنْ كَانَ فِي وَسْطِ الصَّلَاةِ نَهَضَ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ تَشْهَدِهِ

وَإِنْ كَانَ فِي آخِرِهَا دَعَا بَعْدَ تَشْهَدِهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمَ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بیچ نماز اور نماز کے آخر میں تشہد پڑھنا سکھایا لہذا ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے تشہد یاد کرنے لگے جس وقت سے انھوں نے ہمیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے صرف انھیں ہی سکھایا، (راوی حدیث) کہتے ہیں، جب وہ نماز کے بیچ میں بیٹھتے اور نماز کے آخر میں اپنی بائیں سرین پر بیٹھتے، تو پڑھتے:

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

آداب، بندگیاں اور پاکیزہ نمازیں اللہ ہی کے لئے ہے، اے پیغمبر! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں اور سلام ہو ہم پر اور اللہ کے تمام نیک و صالح بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔
راوی کہتے ہیں کہ جب آپ نماز کے بیچ میں ہوتے تو تشہد سے فارغ ہو کر اٹھ جاتے اور اگر اس کے آخر میں ہوتے تو تشہد کے بعد بھی جو اللہ پڑھنا چاہتا پڑھتے پھر سلام پھیرتے۔
(ابن خزیمہ: ۷۰۸، ۷۰۹، احمد: ۲۱۵۱) ان روایتوں سے صحیح کہا ہے اور کہا یہ سند حسن ہے۔

۱۷۔ نبی ﷺ پر درود کے بعد دعاؤں کو پڑھنا اور پناہ چاہنا

۱۔ چار چیزوں سے پناہ چاہنا

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ

يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ

جب تم میں سے کوئی تشہد میں بیٹھے تو اللہ کی پناہ مانگے چار چیزوں سے اور کہے

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ“

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب جہنم سے اور عذاب قبر سے اور زندگی اور موت کے فتنوں سے اور مسیح الدجال کے شر سے۔

(مسلم: ۵۸۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

يَقُولُ قُولُوا اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس دعا کو ایسے ہی سکھایا کرتے تھے جیسا کہ قرآن کی سورت سکھاتے تھے آپ کہتے تھے

اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ “

اے اللہ ہم تیری پناہ چاہتے ہیں عذاب جہنم سے اور عذاب قبر سے اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں مسیح الدجال سے اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں زندگی اور موت کے فتنوں سے۔
(مسلم: ۵۹۰، ترمذی: ۳۴۱۶: اللہم انی اعوذ بک من عذاب جہنم ---- اس دعا کا بیان -) امام البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ صحیح الترمذی: ۲۷۷۶

۲۔ اللہم انی ظلمت نفسی -----

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّادِقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

أَنَّه قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَنِي دُعَاءَ أَذْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي

قَالَ قُلُوبُ اللَّهِ إِنَّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا

وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ

وَأَرْحَمَنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے کہا کہ مجھے ایسی دعاء سکھائیے جسے میں اپنی نماز میں پڑھوں تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا،
کہو!

اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً

مِنْ عِنْدِ كَوَارِ حَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

اے اللہ! بے شک میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو صرف تو ہی بخش سکتا ہے لہذا مجھے اپنی مغفرت سے بخش دے اور مجھ پر رحم کر بلاشبہ تو بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(بخاری: ۸۳۴- مسلم: ۲۷۰۵)

١٨- السلام

۱۔ سلام کے ذریعہ سے نماز کو حلال کیا جاتا ہے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ

پاکیزگی نماز کی کنجی ہے اور اس کو حرام کرنے والی چیز تکبیر ہے اور حلال کرنے والی چیز سلام ہے۔

امام البانی نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح ابی داود: ۵۵: علی رضی اللہ عنہ)

جس طرح ہر ایک چیز کی کنجی اور چابی ہوا کرتی ہے اسی طرح نماز کی کنجی اور چابی وضو ہے۔ اور جب ایک بندہ اللہ اکبر کہہ دیتا ہے تو اب اس کے لئے نماز کے علاوہ ہر کام مثلاً بات چیت

اور کوئی کام حرام ہو جاتا ہے لیکن جب بندہ سلام پھیر لیتا ہے تو اس کے لئے ہر کام جائز اور درست ہو جاتا ہے اس شرط کے ساتھ کہ وہ اسلام میں حرام نہ ہو۔

۲۔ اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرا جائے

عن سعد (بن أبي وقاص) قال

كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ

حَتَّى أَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں دیکھتا تھا کہ نبی ﷺ اپنے دائیں اور اپنے بائیں سلام پھیرا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے گال کی سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی۔

(مسلم: ۵۸۳)

۳۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا جائے

عن عبد الله (بن مسعود)

أَنَّ النَّبِيَّ (كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنے دائیں اور اپنے بائیں سلام پھیرا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے گال کی سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی، (اور کہتے تھے) ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ - السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ“ سلامتی ہو تم پر اور اللہ کی رحمت ہو۔ سلامتی ہو تم پر اور اللہ کی رحمت ہو۔

(ابوداؤد: ۸۳۵) امام البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ (صحیح ابی داؤد: ۸۷۸)

۴۔ ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ کہنا

عن وائل قال

صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ

فَكَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

وَعَنْ شِمَالِهِ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ اپنے دائیں سلام پھیرتے تھے: (اور کہتے)

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

اور اپنے بائیں سلام پھیرتے: (اور کہتے)

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ.

(ابوداؤد: ۸۳۶) امام البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ (صحیح ابی داؤد: ۸۷۹)